اسامہ کی صدی

سیف اللہ خالد

انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اس بندہ صحرائی پر، جس نے افغانستان کے کہساروں کو مسکن بنایا اور پوری دنیا کو اپنی سوچ کی لپیٹ میں لے لیا۔نظریات سے اتفاق واختلاف اپنی جگہ، صحیح درست کا فیصلہ بھی بعد کی بات ہے، موافقت و مخالفت سے بھی قطع نظر غیر جانبدار ہی نہیں دشمن کی نگاہ سے بھی کوئی دیکھے تو یہ صدی اسامہ بن لادن کی ہے۔ایک تنہا شخص جو ناز ونعم میں پلا بلکہ منہ میں سونے کا چمچ لیکر پیدا ہوا، جواہرات میں کھیلا، دنیا جہاں کی الٹرا ماڈرن درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی اور عین عالم شباب میں جب دنیا اپنی تمام تر رعنائیوں، رنگینیوں اور کامیابیوں کے ساتھ اس کے قدموں کی منتظر تھی تو اس نے ایک اور راستہ اختیار کیا اور غاروں کی زندگی اختیار کر لی محض اپنے نظریہ، اپنے عقیدہ اور اپنے رب کی خاطر اور پھر پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔

ایک طرف وہ تنہا ایک فرد اور دوسری طرف پوری دنیا، اسلامی وغیر اسلامی کی تخصیص کے بغیر۔حد تو یہ کہ اس کے پاس دنیا کے کسی ملک کی شہریت تک نہیں مگر اس کے نظریات اور سوچ نے پوری دنیا کو اس طرح اپنی گرفت میں لیا کہ سرحدیں اور ممالک بے معنی ہو کر رہ گئے۔دنیا جہاں کی حکومتوں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اس نے نچا کر رکھ دیا۔

زندگی اور موت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ہر شخص نے جانا ہے۔اسامہ بھی چلا گیا۔اس کے حامی اسے شہید قرار دینگے، دشمن ہلاک کہیں گے مگر فیصلہ تو رب نے کرنا ہے کہ وہ شہید ہوا یا ہلاک مگر سچ یہ ہے کہ جس طرح اس نے اپنی زندگی میں دشمن کو خوفزدہ کیے رکھا اسی طرح اس کی لاش بھی اس کے دشمن کے لیے دردِ سر بن گئی دعویٰ ہے لاش سمندر برد کر دی گئی۔ مگر یہ نا قابل یقین دکھائی دیتا ہے کہ شب 2 بجے جس شخص کو انہوں نے مارا دن 12 بجے تک تمام ضروری کارروائیاں مکمل کر کے لاش سمندر میں بھی پھینک دی۔دال میں بہر حال کچھ کالا ہے جس کو چھپایا جا رہا ہے ورنہ کہا یہ جا رہا ہے کہ کارروائی براہ راست پینیٹا نے سی آئی اے ہیڈ کوارٹرز اور اباما نے وہائٹ ہاؤس میں دیکھی۔مگر لاش کی ایک تصویر بھی جاری نہ کی جا سکی...... کیوں؟ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ امریکی اخلاقی معیار کے اعتبار سے اس قابل نہیں کہ دشمن کی لاش کا احترام کر سکیں۔جن کے فوجی زندہ لوگوں کو محض تفنن طبع کی خاطر قتل کرنے سے گریز نہ کرتے ہوں ان سے آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔لہٰذا ان کے غیر انسانی رویہ کے سبب اسامہ کی لاش اس قابل نہ رہی تھی کہ اسے تصویر یا ویڈیو میں دکھایا

جا سکے اسی سبب اسے سمندر میں ڈالنے کا اعلان کیا گیا۔ تدفین سے انہیں خوف تھا کہ اسامہ کی قبر امریکہ دشمنوں کے لیے باعث تقویت نہ بن جائے۔ لیکن کڑوا سچ یہ ہے کہ اسامہ نے جس طرح اپنے آخری لمحات میں مزاحمت کی اس کی داستانیں بھی اس کے حامیوں کو تقویت دیتی رہیں گی۔

سب سے بڑا مسئلہ پاکستان کے لیے ہے جس کی آزادی اور خود مختاری اور وقار کو پامال کرتے ہوئے امریکیوں نے یہ کارروائی کی 40 منٹ تک ان کے ہیلی کاپٹر پاکستان میں اڑتے رہے اور پاکستان کے مایہ ناز ادارے بے خبر رہے؟ اگر یہ سچ ہے اور ماہرین بتاتے ہیں کہ سچ ہے تو پھر آہنی تحفظ کے دعوے اور ہر دم چوکس دفاع کے نعرے اور جانے کیا کیا کچھ سوالوں کی زد میں آجائے گا۔ مسئلہ صرف اتنا نہیں ہے کہ امریکہ کی اس کارروائی سے پاکستانی اداروں کی چوکسی بے نقاب ہوگئی بلکہ معاملہ یہ بھی ہے کہ القاعدہ نیٹ ورک میں پاکستان کا حمائتی اگر کوئی تھا تو اس کا نام شیخ اسامہ بن لادن تھا اور اگر وہ نہیں رہا تو ڈاکٹر ایمن الظواہری کو پاکستان کے خلاف اعلان جنگ سے روکنے والا بھی کوئی نہیں رہا۔

امریکی صدر نے پاکستانی تعاون کے لیے ایک جملہ کہہ دیا اور وزیر اعظم نے الزام کا طوق پھولوں کا ہار سمجھ کر پاکستانی انٹیلی جنس کے گلے میں ڈال دیا۔ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہے ایک طرف امریکیوں نے پاکستان کی خود مختاری اور دفاع کی دھجیاں اڑادیں تو دوسری طرف کمال مہارت کے ساتھ ردعمل کا رخ بھی پاکستان کی جانب موڑ دیا اور ہمارے ''باخبر'' وزیر اعظم نے اسے تسلیم بھی کرلیا۔ اسے کہتے ہیں آ بیل مجھے مار۔ شواہد بتاتے ہیں کہ اسامہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اب کیا ہوگا؟ سچ یہ ہے کہ اسامہ پہلے ہی القاعدہ یا جو بھی ان کا نیٹ ورک تھا اس کی کمان ایمن الظواہری کے سپرد کر چکے تھے ان کی حیثیت اب محض علامتی تھی۔ وہ نہیں رہے تو اس سے فرق صرف یہ پڑے گا کہ ڈاکٹر ایمن ان پابندیوں سے بھی آزاد ہو جائیں گے جو اسامہ نے لگا رکھی تھیں اور وہ اسے تسلیم کرتے تھے۔ انتقام کا جذبہ اس میں مزید شدت پیدا کرے گا یوں اسامہ اس دنیا میں نہ رہتے ہوئے بھی دنیا میں موجود رہے گا۔ مستقبل قریب تو کیا مستقبل بعید میں اس امر کا امکان دکھائی نہیں دیتا کہ اسامہ کے ماننے والوں کو مکمل طور پر ختم کیا جاسکے۔ انہیں افغانستان میں فتح مل چکی ہے اب وہ افریقہ میں امریکیوں کو چیلنج کر رہے ہیں لیبیا ان کے ہاتھ میں ہے اور اب وہ امریکہ اور اسرائیل کے مزید قریب جا چکے ہیں۔ اس لیے اسامہ مر کر بھی زندہ رہے گا۔

سر دست شاید یہ بات بری لگے مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ صدی اسامہ کی ہے کہ دنیا دو گروپوں میں تقسیم ہو چکی اور یہ تقسیم جلد ختم ہونے والی نہیں۔ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی انداز میں اسامہ کی سوچ مزاحمت کرتی رہے گی اور قرائن یہ بتاتے ہیں کہ اس کی قوت میں گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے اور اسامہ کی موت اس کی قوت میں کمی کے بجائے اضافہ کا سبب بنے گی۔